رؤف پاریکھ

پاکستانی زبانیں اور بولیاں: ایک بنیادی تعارف

پاکستانی زبانوں سے مراد وہ زبانیں ہیں جو پاکستان میں بولی جاتی ہیں اور جنھیں پہلے غلط طور پر صوبائی یا علاقائی زبانیں کہا جاتا تھا۔ افسوس کہ کچھ لوگ اب بھی یہ ناروا اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی (اسلام آباد) نے بہت پہلے پاکستانی زبانوں کا شعبہ قائم کیا تھا اور حکومتِ پاکستان نے بھی پاکستان کی تمام زبانوں (بشمول اردو) کو ''پاکستانی زبان'' کا اصطلاحی نام دیا ہے۔

پاکستان میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

اس سوال کا جواب اتنا آسان نہیں ہے جتنا بظاہر لگتا ہے۔ پاکستان کے بعض دور دراز علاقوں میں ایسی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد صرف چند ہزار بلکہ چند سو ہے اور بعض پاکستانیوں نے ان زبانوں کا نام بھی نہیں سنا ہوگا۔ ڈاکٹر طارق رحمٰن [کذا: رحمٰن اللہ کا نام ہے، عبدالرحمٰن ہونا چاہیے] کی تحقیق کے مطابق پاکستان میں انہتر (۶۹) زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔[۱] ڈاکٹر عطش درانی صاحب نے زبانوں کے عالمی اٹلس کا حوالہ دیا ہے کہ پاکستان میں ستتر (۷۷) زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔[۲] لیکن ایتھنولوگ (Ethnologue) کے تازہ ترین ایڈیشن کے مطابق پاکستان میں تہتر (۷۳) زبانیں اور بولیاں رائج ہیں جن میں سے بعض معدومی کے خطرے سے دوچار ہیں۔ ''ایتھنولوگ'' ایک غیر ملکی ادارہ ہے جو دنیا کی سات ہزار سے زائد زبانوں پر تحقیق کرتا ہے اور اپنی تحقیق کے نتائج اپنی ویب گاہوں (websites) پر شائع کرتا ہے۔[۳]

ایتھنولوگ کی تحقیق کے نتائج بہت دل چسپ ہیں اور ان میں سے کچھ معلومات نیز بعض دیگر محققین کی تحقیق سے اخذ کردہ معلومات اور تجزیے یہاں پیش کیے جا رہے ہیں، لیکن ساتھ میں کچھ معروضات بھی۔

ایتھنولوگ کے ۲۰۱۶ء میں شائع کیے گئے انیسویں (برقی) ایڈیشن میں دنیا کی سات ہزار چار سو ستاون (۷،۴۵۷) زبانوں کے نام دیے گئے ہیں لیکن ان میں سے تین سو ساٹھ (۳۶۰) زبانیں ایسی ہیں جنھیں مردہ (dead) قرار دیا گیا ہے۔ بقیہ سات ہزار اُناسی (۷۰۷۹) زبانوں کو زندہ زبانیں کہا گیا ہے۔ لیکن ان زندہ زبانوں میں سے بھی بہت سی زبانیں خطرے سے دوچار ہیں اور اگر ان کو بچانے کے لیے کچھ نہ کیا گیا تو ان کے معدوم ہونے کا خطرہ ہے۔

معدومی کے خطرے سے دوچار ان زبانوں میں سے بعض پاکستان میں بولی جاتی ہیں۔ درحقیقت پاکستان میں زبانوں کی کثرت اور تنوع حیران کن ہے اور دل خوش کن بھی۔ ہمارے صوبہ خیبر پختون خوا اور گلگت بلتستان (اس کا نام پہلے شمالی علاقہ جات تھا۔ اسے ۲۰۰۹ء میں گلگت بلتستان کا نام دیا گیا۔ یہاں اب قانون ساز اسمبلی بھی ہے جس کی وجہ سے اب اس کی حیثیت صوبے جیسی ہوگئی ہے۔ اس کا نام اب سرکاری طور پر یا اصطلاحاً شمالی علاقہ جات نہیں رہا) میں تقریباً تیس (۳۰) زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ماہرینِ لسانیات کے لیے تو یہ کسی لسانی جنت سے کم نہیں کیونکہ یہاں لسانی و لسانیاتی تحقیق کے بے شمار مواقع ہیں۔ ان زبانوں میں سے اکثر کا تعلق زبانوں کے اس خاندان سے ہے جسے ہند یورپی (Indo-European) کہتے ہیں اور جس کی ایک ذیلی تقسیم ہند ایرانی (Indo-Iranian) نیز ہند آریائی (Indo-Aryan) سے کی گئی ہے۔ کئی پاکستانی زبانیں ایسی ہیں جو ہند یورپی و ہند ایرانی ہیں مگر مزید تقسیم میں وہ ہند آریائی (Indo-Aryan) کی بجائے ایرانی (Iranian) کے زمرے میں آتی ہیں۔ کچھ زبانیں چینی تبتی (Sino-Tibetan) خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ذیل میں دی گئی فہرست میں ہر زبان کے خاندان کی نشان دہی بھی کی جارہی ہے نیز مزید ذیلی شاخ کے طور اگر کسی زبان کا دردی (Dardic) زبانوں سے تعلق ہے تو اس کی بھی نشان دہی کردی گئی ہے (زبانوں کے ان خاندانوں کے بارے میں تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے)۔

ہمارے ملک کے انتہائی شمال میں بولی جانے والی ایک زبان ایسی بھی ہے جس کے خاندان کی نشان دہی اب تک نہیں کی جاسکی ہے اور جس کو زبانِ معزول یا زبانِ یگانہ یا زبانِ تنہا کہنا چاہیے۔ انگریزی میں اسے language isolate کہا جاتا ہے۔ معزول کے لغوی معنی ہیں جسے الگ کردیا گیا ہو۔ یہ ''عزل'' سے ہے جس کے معنی ہیں علیحدہ ہونا۔ اسی سے ''عُزلت''، یعنی تنہائی اور گوشہ نشینی ہے اور ''معتزلہ'' بھی اسی سے ہے (معتزلہ ایک گروہ تھا جو الگ ہوگیا تھا)۔ پاکستان کی اس ''تنہا زبان'' کا نام بروشسکی ہے۔ ماہرینِ لسانیات کے مطابق تنہا زبان (language isolate) سے مراد وہ زبان ہے جس کے بارے میں یہ نہ کہا جاسکے کہ اس کا تعلق زبانوں کے کس خاندان سے ہے۔[۴] ایسی زبان کا ساخت یا تاریخ کے لحاظ سے کسی اور زبان یا

زبانوں کے خاندان سے رشتے کا یقینی سراغ نہیں ملتا اور اس زبان کو isolated language بھی کہا جاتا ہے۔(۵) ایسی زبانوں کے اسرار نہ کھلنے کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ ان کے بارے میں ناکافی معلومات ہوتی ہیں لیکن بسا اوقات کافی معلومات کے باوجود ان زبانوں کے خاندان اور تاریخی ونسلی روابط کے بارے میں وثوق سے کچھ کہنا مشکل ہوتا ہے۔(۶)

افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر اپنے ملک کی زبانوں کے نام تو کیا ان کی صحیح تعداد سے بھی ناواقف ہیں لیکن ایک غیر ملکی ادارے نے ہماری زبانوں کے بارے میں خاصی تحقیق کر لی ہے اور ہمیں زیادہ تر اسی تحقیق پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ البتہ اسلام آباد میں واقع ایک ملکی ادارے نے شمالی علاقوں اور خیبر پختون خوا کی بعض زبانوں پر تحقیق شروع کی ہے اور اس کے نتائج بھی کتابچوں کی صورت میں شائع کرنے شروع کیے ہیں۔ اس ادارے کا نام فورم فور لینگیج اِنی شیٹیو (Forum for Language Initiative) یا ایف ایل آئی (FLI) ہے (یہ ادارہ بھی غیر ملکیوں کا کسی نہ کسی طرح محتاج ہے اور ''یو ایس ایڈ'' (US Aid) کے تعاون سے کام کر رہا ہے)۔

البتہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بعض غیر ملکی ماہرینِ لسانیات کا ہمارے ملک کی زبان پر تحقیقی کام لائقِ صد تحسین ہے۔ اسٹاک ہوم یونی ورسٹی کے پروفیسر ہنرک للیگرین (Henrik Liljegren) ان غیر ملکی ماہرین میں شامل ہیں جنھوں نے گلگت بلتستان اور خیبر پختون خوا کے بعض علاقوں کی زبانوں پر تحقیق کی ہے۔ وہ تقریباً دس برس سے ان علاقوں کی زبانوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔(۷) ان سے پہلے بعض غیر ملکیوں نے ان علاقوں کی زبانوں بالخصوص بروشسکی پر تحقیق کی ہے۔ بروشسکی پر تحقیق کرنے والے ماہرین میں بالخصوص لاری مر (D.L.R.Lorimer)، ہرمن برگر (Hermann Berger) اور ای۔تیفوں (E.Tiffon) وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔(۸) ان سے بھی پہلے جی اے گریرسن (Sir George Abraham Grierson) (۱۸۵۱ء۔۱۹۴۱ء) نے ان علاقوں کی زبانوں پر تحقیق کی تھی جو اس کے ضخیم و بسیط کام یعنی لنگوسٹک سروے اوف انڈیا (Linguistic Survey of India) کی بعض جلدوں میں موجود ہے۔ گریرسن (Grierson) نے برصغیر پاک و ہند کی زبانوں پر تقریباً تیس (۳۰) برس تحقیق کی اور یہاں کی پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ زبانوں اور بولیوں کے بارے میں اہم تاریخی، لسانی، نسلی اور جغرافیائی معلومات فراہم کیں اگرچہ اس کے کام پر کچھ اعتراضات بھی ہوئے ہیں۔(۹) الیگزنڈر کننگھم (Alexander Cunningham) (۱۸۱۴ء۔۱۸۹۳ء) یوں تو فوجی انجینیئر تھا لیکن اس نے برطانوی حکومت کے لیے ہندوستان میں اہم خدمات انجام دیں اور

برطانوی حکومتِ ہند نے اسے پہلا آرکیالوجیکل سروئیر اوف انڈیا مقرر کیا تھا۔ اس نے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے جریدے کے لیے مضامین بھی لکھے۔ کنگھم نے لداخ پر اپنی کتاب میں ہنزہ اور نگر کی زبانوں کا ذکر کیا جس میں بروشسکی بھی شامل تھی۔ اس نے ان زبانوں کی کچھ لفظیات بھی مختصراً پیش کی۔[۱۰] ڈیوڈ لوک ہارٹ رابرٹسن لاری مر (D.L.R.Lorimer) (۱۹۶۲ء۔۱۸۷۶ء) یوں تو برطانوی ہندوستان کا فوجی افسر تھا اور اس نے سیاسی خدمات بھی انجام دیں لیکن وہ ایک ماہر لسانیات بھی تھا۔ وہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۴ء تک گلگت میں پولیٹیکل ایجنٹ رہا۔ چونکہ اس نے مصر، بحرین، کرمان، بلوچستان میں بھی خدمات انجام دیں اور خیبر رائفلز میں بھی رہا لہٰذا وہ مختلف زبانیں بھی جانتا تھا اور اس نے فارسی، پشتو، کھوار، شینا، بروشسکی، بدخشانی، ڈومکی اور وخی زبانوں پر بھی تحقیق کی۔ بروشسکی پر لاری مر کا کام تین جلدوں میں ہے جو تاریخ، قواعد اور لغت پر مبنی ہے اور اوسلو سے ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔[۱۱] ماہر لسانیات ہرمن برگر (Hermann Berger) (۲۰۰۵ء۔ ۱۹۲۶ء) ہائیڈل برگ یونی ورسٹی ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر تھے۔ بروشسکی پر ان کے تحقیقی کام نے ان کو عالمی شہرت دی۔[۱۲]

چونکہ تمام پاکستانی زبانوں کے نام اور ان کے بارے میں معلومات اردو میں کہیں دست یاب نہیں ہیں (ایک آدھ اردو کتاب میں ایتھنولوگ کی فہرست ہو بہو انگریزی میں پیش کردی گئی ہے یا ترتیب میں معمولی تبدیلی کے بعد اسی فہرست کو دہرایا گیا ہے) اور اساتذہ اور طلبہ بھی اس ضمن میں معلومات کی تلاش میں رہتے ہیں لہٰذا ایتھنولوگ کی فہرست کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید مآخذات کی مدد سے تحقیق کے بعد پاکستانی زبانوں اور بولیوں کی ایک فہرست ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔ ایتھنولوگ میں شامل کچھ معلومات سے یہاں اختلاف بھی کیا گیا ہے اور پاکستانی اور غیر ملکی ماہرین کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا گیا ہے جن کی نشان دہی حواشی میں کی گئی ہے۔ اس فہرست میں یقیناً کچھ کمی ہوگی۔ قارئین سے التماس ہے کہ از راہِ کرم اس کمی کی نشان دہی کریں اور اس کمی کو پورا کرنے میں ہماری مدد کریں تا کہ پاکستانی زبانوں اور بولیوں کی ایک حتمی اور مستند فہرست تیار کی جاسکے۔ الف بائی ترتیب سے مرتب کی گئی اس فہرست میں زبانوں کی تحتی بولیوں کو بھی الگ سے شمار کیا گیا ہے تا کہ ان کی خصوصیات واضح ہوسکیں۔

۱۔ اردو (Urdu)

پاکستان کے آئین کے مطابق پاکستان کی قومی زبان ہے۔ پورے ملک میں بولی جاتی ہے۔ ہندوستان

میں بھی بڑے پیمانے پر مستعمل ہے۔زبانوں کے اس خاندان سے تعلق رکھتی ہے جو ہند یورپی (Indo-European) کہلاتا ہے اور اس خاندان کی ذیلی تقسیم ہند ایرانی/ ہند آریائی (Indo-Iranian, Indo-Aryan) کے زمرے میں آتی ہے۔[۱۳] اردو زبان کی مختصر تاریخ اور بعض خصوصیات کے لیے ملاحظہ ہو اوکسفرڈ کی اردو انگریزی لغت پر راقم کا مقدمہ۔[۱۴]

۲۔اُشوجو (Ushojo)

خیبر پختون خوا میں ضلع سوات میں وادیٔ بشی گرام کے بالائی علاقوں اور سوات کے علاقے مدین کے مشرق میں بولی جاتی ہے۔ اس کا ایک نام اُشی جی بھی ہے۔ یہ شینا زبان اور علاقے کی بعض دیگر بولیوں مثلاً تور والی، پالولا اور بٹیڑی سے مشابہت رکھتی ہے۔ معدومیت کے خطرے سے دوچار ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی کی ذیلی شاخ دردی (Dardic) سے تعلق رکھتی ہے۔[۱۵] کوہستان سے ہجرت کر کے سوات کے علاقے اُشو میں آباد ہونے والوں کی زبان اشوئی، اشی جی اور اشوجو کہلائی۔ بولنے والوں کی تعداد میں اختلاف ہے اور یہ دو ہزار سے نو ہزار تک بتائی جاتی ہے کیونکہ بعض بولنے والے گلگت کے قریب بھی آباد ہیں۔[۱۶]

۳۔اوڈ (Od)

سندھ اور جنوبی پنجاب میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دیگر نام اوڈکی اور اُڈکی ہیں۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ مراٹھی اور گجراتی کے اثرات ہیں۔ مارواڑی اور پنجابی کے الفاظ بھی دخیل ہیں۔ اس کے سندھ میں بولے جانے والے دادو، شکار پور اور ٹھٹھ کے علاقے کے ڈائیلکٹ پر مارواڑی، ڈھاٹکی اور باگری زبانوں کے اثرات ہیں۔[۱۷]

۴۔اورمری (Ormuri)

فاٹا میں جنوبی وزیرستان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جنوب مغربی علاقے میں بولی جاتی ہے۔ اورمُر، برکی، اور ار موئی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ زبانوں کے ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ایرانی (Indo-European, Indo-Iranian, Iranian) خاندان سے تعلق ہے۔ پشتو اور ونیسی زبان کے اثرات ہیں۔[۱۸]

۵۔آئر (Aer)

سندھ میں بولی جاتی ہے اور اس کے علاقے یہ ہیں: زکریو گوٹھ نزد کُنری، کوٹ غلام محمد (پرانا نام جیمس آباد) اور حیدرآباد کے دیہی علاقے۔آئر نسل کے کچھ لوگ نواب شاہ (سندھ) میں بھی موجود ہیں لیکن ان کا رہن سہن اور زبان مختلف بتائی جاتی ہے۔ بولنے والوں کی تعداد چند سو رہ گئی ہے اور اسی لیے یہ معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔اس زبان کی لسانی مماثلت کچھی سے ہے۔ یہ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔بعض غیر معمولی استفہامیہ الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغربی راجستھان کی بولیوں سے تاریخی رشتہ ہوسکتا ہے۔ یہ زبان لکھی نہیں جاتی۔ (۱۹)

۶۔ باگڑی (Bagri)

یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ واگری سے الگ ایک زبان ہے(دیکھیے: اس مقالے میں واگری)۔ باگڑی سندھ اور پنجاب کے علاقوں میں بولی جاتی ہے اور اس کے متعدد نام ہیں مثلاً بگریا، باہگری، بگری اور بگریس۔ ہند آریائی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔مغربی راجستھان کی بولیوں سے رشتہ ہوسکتا ہے لیکن یہ یقینی نہیں ہے۔ (۲۰)

۷۔بٹیڑی (Bateri)

خیبر پختون خوا کے ضلع کوہستان، دریاے سندھ کے مشرقی کنارے، بشام کے شمال اور بٹیڑ کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام بٹیڑا کوہستانی، بٹیڑ اوال، بٹیڑا وال کوہستانی، بٹیڑی کوہستانی ہیں۔ تقریباً تیس ہزار افراد بولتے ہیں۔اس کی ذیلی بولیاں بھی ہیں جو کوہستانی اور کوہستانی شینا سے ملتی جلتی ہیں مگر یہ ان سے الگ زبانیں ہیں۔ یہ تو روالی، چلیسو، گورو اور کالامی سے بھی ملتی ہے۔ہند آریائی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے مگر دردی زبان سے بھی کچھ تعلق ہوسکتا ہے۔ (۲۱) چونکہ دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں بولی جاتی ہے لہٰذا بولنے والے دوسری زبانوں کو نہیں اپنا رہے (جب کسی زبان کے بولنے والے اپنی زبان کو چھوڑ کر مکمل طور پر ایک مختلف زبان کو اپنا لیں تو اس عمل کو اصطلاحاً language shift کہتے ہیں)۔ (۲۲) البتہ یہ انڈس کوہستانی کے الفاظ سے متاثر ہورہی ہے (۲۳) (جب کوئی زبان کسی دوسری زبان سے لغوی یا صرفی یا صوتی طور پر متاثر ہونے لگے اور اس میں دوسری زبان یا زبانوں کے الفاظ اور صرفی نحوی خصوصیات اور تلفظ جذب ہونے لگیں تو اس عمل کو language change کہتے ہیں)۔ (۲۴)

۸۔ بدخشی/ بدیشی (Badeshi)

بدیشی کا دوسرا اور کم معروف نام بدخشی ہے۔ خیبر پختون خوا میں بشی گرام اور تریٹ (سوات) کی وادی میں بولی جاتی ہے۔ بولنے والوں کی تعداد چند ہزار ہوگی۔ گویا یہ بھی خطرے سے دوچار ہے۔(۲۵) شمسی خان اور محمد زمان ساگر کی تحقیق کے مطابق یہ مانسہرہ اور الائی کے علاقوں نیز پورن چکیسر میں بھی بولی جاتی ہے۔(۲۶) اس کے بعض الفاظ توروالی کی ذیلی بولی چیل میں بھی موجود ہیں۔(۲۷) یہ بھی غیر تحریری زبان ہے۔

بعض مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے آبا و اجداد نے بدخشاں (افغانستان) سے مانسہرہ کے قریبی علاقے الائی کو ہجرت کی تھی۔ اس سے اس کے دوسرے نام (بدخشی) کی وجہ تسمیہ سمجھ میں آتی ہے۔ خیال ہے کہ یہ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی زبانوں سے تعلق رکھتی ہے لیکن ماہرین کے مطابق اس کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ چونکہ اس کے بولنے والے علاقے کی دوسری زبانیں (پشتو، توروالی اور اشوجو) زیادہ استعمال کررہے ہیں لہٰذا اسے ''خوابیدہ'' (dormant) زبانوں کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ (بعض ماہرین کے خیال میں خوابیدہ زبان وہ ہوتی ہے جس کے روانی سے بولنے والے نہیں پائے جاتے اور اس کی حیثیت محض ایک ایسی زبان کی رہ جاتی ہے جو ثقافتی یا نسلی شناخت کا ذریعہ ہوتی ہے جبکہ بعض دیگر ماہرین کا خیال ہے کہ خوابیدہ زبان وہ ہوتی ہے جو عام طور پر بولی نہیں جاتی خواہ اس کے روانی سے (چند) بولنے والے پائے جائیں)۔(۲۸)

۹۔ براہوئی (Brahui)

سندھ میں کچھ کے علاقوں اور بلوچستان میں قلات اور کوئٹہ میں بولی جاتی ہے۔ اس کے ڈائیلکٹ جھالاوان، سراوان اور قلات میں استعمال ہوتے ہیں۔ قلات کا ڈائیلکٹ معیاری زبان سمجھا جاتا ہے۔ آس پاس کی زبانوں سے بہت کم مماثلت رکھتی ہے کیونکہ یہ دراوڑی (Dravidian) خاندان کی زبان ہے۔(۲۹) یہ امر اس لیے تعجب خیز ہے کہ دراوڑی زبانیں اس خطے میں وجود نہیں رکھتیں اور ان کا اصل علاقہ جنوبی ہند ہے۔ پروفیسر انور رومان کے مطابق براہوئی میں عربی، فارسی، بلوچی اور پشتو وغیرہ کے الفاظ دخیل ہوگئے ہیں لیکن اس کی بنیادی لغت اور قواعد وہی ہیں جو دراوڑی خاندان کی زبانوں میں ہیں۔(۳۰) انھوں نے یہ بھی بتایا کہ براہوئی زبان پر سب سے پہلے تحقیق ایک انگریز فوجی افسر لیوٹ آر لیچ (Lieut R Leech) نے کی جس کا مقالہ Epitome of the Brahuiky, Balochky and Punjabi languages ایشیاٹک سوسائٹی جرنل کے جون ۱۸۳۸ء کے شمارے میں شائع ہوا اور ۱۹۰۰ء میں لاہور سے رائے صاحب

منشی گلاب سنگھ نے کتابی صورت میں چھاپا[۳۱] (یہ مقالہ برخط یعنی اون لائن (Online) دست یاب ہے۔ دیکھیے: Google Books)۔

۱۰۔ (بروشسکی Brushaski)

گلگت بلتستان میں گلگت کے شمال کے علاوہ ہنزہ، نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے۔ بعض بولنے والے گلگت کے دور دراز علاقوں حتیٰ کہ کشمیر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے دوسرے نام بلتم، بروکی، بروشکی، خاجونا اور کنجت بھی ہیں۔ نگر، یاسین اور ہنزہ میں اس کے الگ الگ ڈائیلکٹ استعمال ہوتے ہیں۔ ہنزہ کا ڈائیلکٹ ہنزاسکی بھی کہلاتا ہے۔ ابھی اس کے خاندان کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی جاسکی لہٰذا اسے زبانِ تنہا (language isolate) قرار دیا گیا۔[۳۲] اس کا خاص علاقہ ہنزا ہے جو برشال بھی کہلاتا ہے اور یہاں کے باسی بروشو کہلاتے ہیں۔[۳۳] اس کا الگ رسم الخط ہے جو صوتیاتی لحاظ سے اس کی مخصوص آوازوں کی نشان دہی بھی کرتا ہے گو یہ بنیادی طور پر اردو رسم الخط ہی سے ماخوذ ہے۔[۳۴]

نصیرالدین ہنزائی نے اس کی قواعد بھی لکھی اور بروشسکی اردو لغت کا بنیادی مسودہ بھی تیار کیا جو بروشسکی اکیڈمی اور جامعہ کراچی کے شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ نے باشتراک تین جلدوں میں شائع کیا۔

۱۱۔ بلتی (Balti)

گلگت بلتستان میں ہنزہ، نگر، خپلو، خرمنگ، روندُو، شِگر اور اسکردو کی وادیوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام بلتستانی اور سبلتی بھی ہیں۔ ایتھنو لاگ کے مطابق تقریباً ساڑھے تین لاکھ افراد بولتے ہیں لیکن بعض کے خیال میں یہ تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اس کی ذیلی بولی چوربت ہے لیکن بلتی سے خاصی الگ ہے۔ زبانوں کے چینی تبتی ترتبی برمی (Sino-Tibetan/Tibeto-Burman) خاندان سے تعلق ہے۔[۳۵] اس کا ایک قدیم اور مخصوص رسم الخط تھا جو ''ای گے'' کہلاتا تھا اور اب تقریباً متروک ہو چکا ہے لہٰذا اب پاکستان میں یہ زبان اردو رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔[۳۶] نادرہ زیدی کے مطابق بلتی زبان لداخی زبان سے بہت قریب ہے اور بلتی اور لداخی لوگ ایک دوسرے زبان بآسانی سمجھ لیتے ہیں۔[۳۷]

۱۲۔ بلوچی (Balochi) (میکروزبان)

یہاں بلوچی کا ذکر بطور زبانِ بسیط یا میکروزبان (macrolanguage) کیا جارہا ہے۔ زبانِ بسیط

سے مراد ایک ایسی زبان ہے جسے معیاری یا مرکزی زبان تسلیم کیا جائے اور اس کی دیگر شکلوں کو اس معیاری زبان کے تحت یا اس کی علاقائی تحتی بولیاں (dialects) مانا جائے۔ لیکن ڈائیلکٹ یا تحتی بولی کم تر یا حقیر نہیں ہوتی بلکہ ہر تحتی بولی زبان ہوتی ہے اور ہر زبان کسی زمانے میں علاقائی تحتی بولی رہ چکی ہوتی ہے۔ میکرولینگوئج کی تقسیم کا بنیادی مقصد کسی زبان اور قریبی علاقوں کی اس سے ملتی جلتی دیگر زبانوں کا جغرافیائی نقشہ بنانے اور ان کی خصوصیات کو سمجھنے میں آسانی ہے۔ اس تقسیم کا آغاز ایتھنولوگ کے سولھویں ایڈیشن سے کیا گیا اور اب تک چھپن (۵۶) میکروزبانیں تسلیم کی گئی ہیں۔

میمن عبدالمجید سندھی نے لکھا ہے کہ بلوچی کے مشہور ڈائیلکٹ مری بلوچی، رخشانی بلوچی، مکرانی بلوچی اور خاوری بلوچی سمجھے جاتے ہیں لیکن دراصل اس کے تین ہی بڑے ڈائیلکٹ ہیں یعنی مشرقی بلوچی، مغربی بلوچی اور رخشانی۔ [۳۸] بلوچی میکروزبان کے تحت ایتھنولوگ نے بلوچی کے تین ڈائیلکٹ شمار کیے ہیں جو ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ البتہ شاہ محمد مری نے بلوچی زبان کے تین ڈائیلکٹ مشرقی، مغربی اور رخشانی بتائے ہیں۔ [۳۹]

۱۳۔ بلوچی، جنوبی (Balochi,Southern)

جنوبی بلوچی زبان کے علاقے یہ ہیں: جنوبی بلوچستان اور سندھ کے بعض علاقے جن میں کراچی بھی شامل ہے۔ اس کا ایک نام مکرانی بھی ہے جو جنوبی بلوچستان کے علاقے مکران سے مستعار ہے۔ اس کی ذیلی بولیاں ساحلی بلوچی، کیچی اور لوتونی ہیں۔ یہ مشرقی بلوچی سے کچھ اور مغربی بلوچی سے خاصی مختلف ہے۔ زبانوں کے ہند یورپی/ہند ایرانی (Indo-European,Indo-Iranian) خاندان کی ذیلی شاخ ایرانی (Iranian) سے تعلق ہے۔ یہ بلوچی میکروزبان کا حصہ ہے۔ [۴۰]

۱۴۔ بلوچی، مشرقی (Balochi,Eastern)

شمال مشرقی بلوچستان، جنوب مغربی پنجاب اور شمال مغربی سندھ میں بولی جاتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ یہ بلوچی میکروزبان کا حصہ ہے۔ [۴۱]

۱۵۔ بلوچی، مغربی (Balochi,Wetsern)

بلوچستان کے شمال مغرب اور سندھ میں ضلع دادو میں بولی جاتی ہے۔ اس کی ذیلی بولیاں لاشاری،

رخشانی اور سراوانی ہیں۔ اس پر فارسی کا بہت اثر ہے مگر فارسی سے مختلف بھی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ ایرانی سے تعلق ہے۔ بلوچی میکرو زبان کا حصہ ہے۔ (۴۲)

۱۶۔ بھیا (Bhaya)

سندھ میں غلام محمد، کپری گوٹھ، کھپرو، میر کے گوٹھ، میر پور خاص، پُھلادیا (اورحیدرآباد کے کچھ حصوں) میں رائج ہے۔ بولنے والوں کی تعداد بہت کم ہے اور معدومی کے خطرے سے دوچار ہے۔ تذکیرو تانیث ظاہر کرنے والے الفاظ کا اختتام مارواڑی زبان سے ملتا جلتا ہے۔ مارواڑی کے ڈائیلکٹ بھویاری سے بھی اس کی بہت مماثلت ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی زبانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ (۴۳)

۱۷۔ پالولا (Palula)

اس کے مختلف نام ہیں اور اس کے لسانی گروہ کے بارے میں بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔ ایتھنولوگ کے مطابق خیبر پختون خوا میں چترال کی مختلف وادیوں کے علاوہ دیر (کوہستان) کے علاقے میں بھی بولی جاتی ہے۔ پھلورا اور بیوڑی بھی اس کے نام ہیں۔ تعلق ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے ہے۔ بولنے والوں کی تعداد دس ہزار سے کچھ زیادہ ہوگی۔ مختلف بولیوں مثلاً کوہستانی شینا اور افغانستان کی ساوی زبان کا بھی اثر ہے۔ (۴۴) فوزیہ جنجوعہ کے مطابق پالولا زبان دریائے چترال کے مشرقی کنارے پر واقع اندازاً آٹھ دیہات میں بولی جاتی ہے اور ان دیہات میں کل کٹک اور بیوڑی کے تین دیہات بھی شامل ہیں۔ (۴۵) بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پالولا دردی زبانوں کے گروہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا ایک نام ڈنگرک وار بھی ہے نیز یہ کہ جب کالاش لوگ مسلمان ہوجاتے ہیں تو اپنی زبان کالاشا چھوڑ کر پالولا بولنے لگتے ہیں۔ (۴۶)

۱۸۔ پشتو (Pashto)

یہاں پشتو زبان کا ذکر بطور زبانِ بسیط یا میکرولینگویج (macrolanguage) کیا جارہا ہے۔ اس کا ایک نام پختو بھی ہے۔ اس کا رسم الخط عربی/ فارسی کی ترمیم و اضافہ شدہ شکل ہے۔ پشتو کے تین ڈائیلکٹ بتائے جاتے ہیں جو حسبِ ذیل ہیں۔ (۴۷)

۱۹۔ پشتو، جنوبی (Pashto,Southern)

بلوچستان، خیبر پختون خوا، پنجاب اور فاٹا میں بولی جاتی ہے۔ بلوچستان میں کوئٹہ، مستونگ، لورا لائی، پشین، سبی اور زیارت کے ضلعوں اور ملحقہ علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ خیبر پختون خوا میں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اور پنجاب میں ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں نیز فاٹا میں بھی بولی جاتی ہے۔ اس کا ایک نام کوئٹہ قندھار کی پشتو بھی ہے۔ [۴۸] اس کو ختک یا قندھاری بولی بھی کہتے ہیں۔ [۴۹] ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ پشتو میکرو زبان کا حصہ ہے۔ [۵۰]

۲۰۔ پشتو، شمالی (Pashto,Northern)

خیبر پختون خوا میں پشاور ضلعے اور یوسف زئی علاقے کے علاوہ فاٹا کے مرکزی اور شمالی حصوں نیز افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ اور پنجاب میں میاں والی میں بولی جاتی ہے۔ اس کی ذیلی بولیوں میں افغانستان کے علاقے کی ننگر ہاری بھی ہے۔ افغانستان کی شمال مغربی پشتو سے بہت ملتی جلتی ہے۔ کوہاٹ، آفریدی، شنواری، مہمند وغیرہ کے علاقوں میں اس کے ذیلی ڈائیلکٹ (sub-dialect) بولے جاتے ہیں۔ [۵۱] اس کا ایک نام یوسف زئی بولی بھی ہے۔ [۵۲] ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ پشتو میکرو زبان کا حصہ ہے۔ [۵۳]

۲۱۔ پشتو، مرکزی (Pashto,central)

بلوچستان، خیبر پختون خوا، پنجاب اور فاٹا میں بولی جاتی ہے۔ بلوچستان کے شمالی علاقوں، خیبر پختون خوا میں بنوں، لکی مروت، ٹانک اور کرک کے علاقوں، پنجاب میں بھکر اور ملحقہ علاقوں اور فاٹا میں وزیرستان ایجنسی میں بولی جاتی ہے۔ وزیرستان کا ڈائیلکٹ وزیری اور بنوں کا ڈائیلکٹ بنوچی کہلاتا ہے۔ لغوی موازنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شمالی اور جنوبی پشتو سے متمیز ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ پشتو میکرو زبان کا حصہ ہے۔ [۵۴]

۲۲۔ پنجابی (Punjabi)

ایتھنولوگ نے ''لہندا'' کو ایک زبانِ بسیط (میکرو لینگویج) مان کر ہندکو، پہاڑی، سرائیکی اور مغربی پنجابی وغیرہ کو اس کے ڈائیلکٹ بتایا ہے لیکن یہ تقسیم بہت پرانی ہے اور اب صحیح نہیں رہی۔ بعض ماہرین نے

پنجابی کے مغربی ڈائیلکٹوں یا پنجاب کے مغربی علاقوں کی زبانوں کو لہندا کہا تھا (لہندا یعنی اترتا ہوا یا غروب ہوتا ہوا، چونکہ مغرب میں سورج غروب ہوتا ہے) اور اس کے مقابل مشرقی علاقے کی پنجابی یا اس کی بولیوں کو چڑھدا کہا (چڑھدا یعنی چڑھتا یا طلوع ہوتا ہوا، چونکہ مشرق سے سورج طلوع ہوتا ہے)۔ اب لہندا پنجابی کا ایک ڈائیلکٹ سمجھا جاتا ہے جسے جانگلی یا جھنگ کی پنجابی بھی کہا جاتا ہے[۵۵]۔

پنجابی ہند آریائی زبان ہے اور پاکستان میں عربی/ فارسی رسم الخط میں اور ہندوستان میں گُرمکھی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ پاکستان کے عربی/فارسی رسم الخط کو شاہ مکھی کہا جاتا ہے۔ پنجابی پنجاب کے تمام اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں اور خطوں میں بولی جاتی ہے۔ تعلق ہند یورپی/ہند ایرانی/ ہند آریائی سے ہے۔

پنجابی کے مختلف ڈائیلکٹ بتائے جاتے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں: بھٹیانی، پوادھی، راٹھی، مالوی، دھنی، ستارہ پوری، ماجھی وغیرہ[۵۶]۔ کچھ لوگ ریاستی کو بھی اس کا ڈیلکٹ بتاتے ہیں جو بہاول پور کے علاقے میں بولی جاتی ہے اور کچھ کے خیال میں ریاستی سرائیکی کا ڈائیلکٹ ہے[۵۷]۔ ممکن ہے پنجابی کے ڈائیلکٹوں کے ضمن میں بعض ماہرین اختلاف کریں لیکن اس مقالے کا مقصد محض تعارف ہے۔

۲۳۔ پہاڑی۔ پوٹھواری (Pahari-Pothwari)

پوٹھواری یا پوٹھوہاری سطح مرتفع پوٹھوہار یا پوٹھوار کی زبان ہے۔ آزاد کشمیر، خیبر پختون خوا، پنجاب میں بولی جاتی ہے۔ پنجاب میں بالخصوص گجرات، جہلم اور راول پنڈی کے اضلاع میں رائج ہے۔ اس کے ڈائیلکٹ ڈھنڈی، پُونچھی اور میر پوری ہیں۔ پنجابی اور ہندکو کے بھی اثرات ہیں۔ تعلق ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی (Indo-European,Indo-Iranian,Indo-Aryan) خاندان سے ہے[۵۸]۔

کچھ ماہرین کے خیال میں پہاڑی کا تعلق ہند آریائی کے ذیل گروہ دردی سے ہے اور اسے مزید تین گروہوں مشرقی، وسطی اور مغربی میں تقسیم کیا گیا ہے[۵۹]۔ یہ بھی کہا گیا کہ پہاڑی ایک زبان نہیں ہے بلکہ زبانوں کا ایک گروہ ہے جن میں وہ زبان بھی شامل ہے جس کا نام پہاڑی ہے اور جو جموں و کشمیر میں بولی جاتی ہے[۶۰]۔

۲۴۔ توروالی (Torwali)

خیبر پختون خوا میں ضلع سوات میں بولی جاتی ہے۔ کلکوتی اور کالامی سے مماثلت ہے۔ تعلق ہند یورپی

رہند ایرانی ر ہند آریائی خاندان کی ذیلی شاخ دردی سے ہے۔[۶۱] اس کا دوسرا نام توروالاک، توروالی اور توروالی کوہستانی بھی ہے۔[۶۲] توروالی پر بعض مغربی محققین نے کام کیا تھا لیکن اس میں کچھ غلطیاں بھی ہیں جو دوسرے محققوں نے نقل کرلی ہیں۔[۶۳] توروالی کے دوڈائیلکٹ بحرین توروالی اور چَیل توروالی ہیں۔[۶۴] انعام اللہ نے توروالی اردو لغت مرتب کی جس میں اردو رسم الخط استعمال کیا گیا ہے۔[۶۵]

۲۵۔ جدگالی (Jadgali)

بلوچستان میں لسبیلہ اور سندھ میں کراچی کے اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ اس کے متبادل نام جٹ، جٹکی اور جٹگالی ہیں۔ ہند یورپی رہند ایرانی رایرانی سے تعلق ہے۔ اس پر سندھی کا اثر ہے۔[۶۶] انور رومان کے مطابق کسی زمانے میں قلات کے جنوب میں جاٹ یا جدگال آباد تھے جو بہت طاقت ور تھے۔ لیکن یہ براہوئیوں کی یلغار کی تاب نہ لا سکے اور ان کی اکثریت سندھ اور پنجاب منتقل ہوگئی لیکن ضلع کچھی میں ان کی خاصی تعداد موجود رہی اور ان کی زبان جٹکی یا جدگالی آج بھی موجود ہے۔[۶۷] لیکن میمن عبدالمجید سندھی کا خیال ہے کہ جدگالی سندھی زبان ہی کا ایک ڈائیلکٹ ہے جس پر مکرانی ر بلوچی کا گہرا اثر ہے۔ ان کے مطابق بلوچستان میں مکران کے علاقے میں غیر بلوچ کو جدگال اور جغدال کہا جاتا ہے اور جد یا جت دراصل جٹ کی بدلی ہوئی صورت ہے جبکہ گال کا مطلب ہے بولی۔ نیز یہ کہ بلوچستان میں سندھی بولنے والے کو جٹ کہا جاتا ہے اسی لیے ان کی زبان کو جدگالی کہا گیا۔[۶۸]

۲۶۔ جنداورا (Jandavra)

سندھ میں حیدرآباد نیز میرپورخاص کے مشرق میں بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں جودھپور (راجستھان) میں بولی جاتی ہے۔ ہند یورپی رہند ایرانی رایرانی سے تعلق ہے۔ مارواڑی اور کچھی سے ملتی جلتی ہے۔[۶۹]

۲۷۔ جوگی (Jogi)

سندھ میں بدین، ہالہ، حیدرآباد، مکلی، ماتلی، میرپورخاص، ٹنڈوآدم، نبی سر، ٹنڈوالہ یار، ٹنڈوجام، ٹھٹھ اور عمرکوٹ میں بولی جاتی ہے۔ بلوچستان میں حب میں بھی کچھ لوگ بولتے ہیں۔ مارواڑی، گوآریا اور لوآرکی زبانوں سے مشابہت ہے۔ ہند یورپی رہند ایرانی رایرانی سے تعلق ہے۔[۷۰]

۲۸۔ چلیسو (Chilisso)

خیبر پختون خوا میں بولی جاتی ہے۔ اس کے علاقے یہ ہیں: ضلع کوہستان، دریائے سندھ کا مشرقی کنارہ، کولی، پلاس۔ اس زبان کے دوسرے نام چلیس اور گولس ہیں۔ بولنے والوں کی تعداد چند ہزار ہوگی۔ اس کی ذیلی بولیوں کے بارے میں ہنوز کوئی اطلاع نہیں ملی۔ مماثلت دریائے سندھ کی کوہستانی، بٹیڑی، توروالی، کالامی اور گوروسے ہے۔ یہ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ فوزیہ جنجوعہ کے مطابق دریائے سندھ کے کنارے واقع گاؤں مہرین میں بولی جاتی ہے اور چلس خلیل قبیلے کی زبان ہے۔[۷۱] البتہ ان کے خیال میں یہ دردی زبانوں کا حصہ ہے اور بعض کے نزدیک یہ توروالی کی ایک ''شاخ'' ہے۔[۷۲]

۲۹۔ دری (Dari)

یہ دراصل افغانستان میں بولی جانے والی فارسی ہے اور پاکستان میں زیادہ تر افغان مہاجرین بولتے ہیں۔ زیادہ تر خیبر پختون خوا میں بولی جاتی ہے لیکن اس کے بولنے والے بڑے پاکستانی شہروں میں بھی بکھرے ہوئے ہیں۔ البتہ چترال میں آباد مدگ لشت برادری اسے بولتی ہے جن کے آبا و اجداد نے کوئی دوسو سال پہلے بدخشاں (افغانستان) سے چترال ہجرت کی تھی۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔[۷۳]

۳۰۔ دمیلی (Domeli)

خیبر پختون خوا میں ضلع چترال کے جنوبی حصوں، وادیٔ دمیل میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام دمیل، دمیدی اور دامیا باشا ہیں۔ چند ہزار لوگ بولتے ہیں۔ گورباتی سے مماثلت ہے۔ بولنے والے نسلی طور پر کسی حد تک نورستان (افغانستان) سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور اس پر اسی لیے نورستانی زبان کا اثر ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔[۷۴] دمیلی میں آس پاس کی زبانوں مثلاً پالولا، گورباتی، کالاشا کی آوازیں مستعار لی گئی ہیں۔[۷۵]

۳۱۔ دیہہ واری (Dehwari)

بلوچستان میں قلات اور مستونگ کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کا ایک نام دیگ واری بھی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ اس پر فارسی اور براہوی کا اثر ہے۔[۷۶]

۳۲۔ڈومکی (Domaki)

گلگت بلتستان کی زبان ہے۔ ہنزہ، نگر اور گلگت اور بعض دیہی علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ بولنے والوں کی تعداد قلیل ہے۔ بروشسکی اور شینا کے دخیل الفاظ موجود ہیں لیکن ان سے مختلف زبان ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۷۷) اس کے دوسرے نام ڈوم، ڈوما، ڈوماکی اور بیرسکی ہیں۔ (۷۸)

۳۳۔ڈھاٹکی (Dhatki)

سندھ میں سانگھڑ اور تھرپارکر کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کو ڈھاٹی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی ذیلی بولیاں بھی ہیں جن میں سے ایک ملاھی ہے۔ مارواڑی زبان سے بہت ملتی ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۷۹) بقول میمن عبدالمجید سندھی اس کا ایک نام تھری بھی ہے اور راجستھان کے ملحقہ علاقے میں بولی جاتی ہے لہٰذا اس پر گجراتی اور راجستھانی لہجے کا اثر ہے۔ (۸۰) ڈھاٹکی یا تھری سوڈھوں، راناؤں اور سلاوٹوں یعنی سنگ تراشوں کی زبان ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ ڈیڑھ سو دو سو سال قبل جیسلمیر سے ہجرت کر کے سندھ کے سرحدی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے اور اب کراچی، سکھر، حیدرآباد کے علاوہ رحیم یار خان کے قریب ٹبی لاراں دی میں مقیم ہیں۔ (۸۱) بعض لوگ اسے سندھی زبان کا ایک ڈائیلکٹ قرار دیتے ہیں۔

۳۴۔سانسی (Sansi)

اصلاً ہندوستان کی زبان ہے۔ سندھ میں بالخصوص کراچی میں وہ لوگ بولتے ہیں جو خود یا ان کے آبا ہندستان سے ہجرت کر کے آئے۔ سانسی برادری کی زبان ہے اور سانسی بولی بھی کہلاتی ہے۔ اس کا ایک اور نام بھلکی ہے۔ بہت کم لوگ بولتے ہیں اور معدومی کے خطرے سے دوچار ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔ کبوترا زبان سے بہت ملتی ہے۔ پنجابی، اردو/ ہندی اور مارواڑی کے اثرات ہیں۔ (۸۲)

۳۵۔ساوی (Savi)

خیبر پختون خوا میں دیر، تیمر گرہ، دروش (چترال) میں بولی جاتی ہے۔ افغانستان میں بھی اس کے بولنے والے موجود ہیں۔ دیگر نام سَوا اور سَوجی ہیں۔

تعلق ہند یورپی رہند ایرانی رہند آریائی خاندان کی ذیلی شاخ داردی سے ہے۔[۸۳]

۳۶۔سرائیکی (Saraiki)

جنوبی پنجاب کی زبان ہے لیکن پنجاب کے دیگر حصوں میں بھی وسیع علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سندھ میں دادو، گھوٹکی، کشمور، خیر پور، سکھر، جیکب آباد کے اضلاع میں نیز بلوچستان میں سبّی، نصیرآباد، جھل مگسی، جعفرآباد اور بارکھان کے علاقوں میں بھی رائج ہے۔ خیبر پختون خوا میں ڈیرہ اسمٰعیل خان ٹانک اور کوہاٹ کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔[۸۴] سرائیکی کے مختلف ڈائیلکٹ اور ان کے علاقے یہ ہیں :سندھی سرائیکی یا سندھ آلی سرائیکی (سندھ کے شمالی علاقوں میں بولی جاتی ہے)، بہاول پوری یا ریاستی (بہاول پور اور آس پاس کے علاقے)، ڈیرہ والی (ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان)، مظفر گڑھ، (مظفر گڑھ)، ملتانی (ملتان اور ملحقہ علاقے)، اوچی (اوچ) اور بعض دیگر۔[۸۵]

ہند یورپی رہند ایرانی رہند آریائی سے تعلق ہے۔ پنجابی اور سندھی کے اثرات ہیں۔

۳۷۔سندھی (Sindhi)

سندھ کے طول وعرض میں بولی جاتی ہے۔ بلوچستان میں خضدار اور لسبیلہ کے ضلعوں میں بولی جاتی ہے۔[۸۶] اس کے علاوہ رحیم یار خان، بلوچستان میں جھل مگسی، اوستہ محمد، ڈھاڈر، مستونگ، قلات، ناڑی اور جمالیوں کے بعض علاقوں میں اور ہندوستان میں کچھ اور راجستھان میں بھی رائج ہے۔[۸۷] اس کے ڈائیلکٹ یہ ہیں: سریلی، وچولی، لاڑی، تھری، کچھی، لاسی، جدگالی، کوہستانی، میمنی، فراکی، کھیترانی۔[۸۸] ہند یورپی ر ہند ایرانی رہند آریائی سے تعلق ہے۔

۳۸۔سندھی، بھیل (Sindhi,Bhil)

سندھ میں بدین، ٹھٹھ، ماتلی، گھوڑا باری میں بولی جاتی ہے۔ بھیل سندھی بھی کہلاتی ہے۔ کچھ اور علاقوں (مثلاً ٹنڈو الہ یار) میں بھی اس کے بولنے والے بکھرے ہوئے ہیں۔ ہند یورپی رہند ایرانی رہند آریائی سے تعلق ہے۔ سندھی سے مماثلت ہے۔[۸۹]

۳۹۔شینا (Shina)

گلگت بلتستان میں دیامیر، چلاس، گلگت، حراموش، ہنزہ، خرمنگ، کچورا، ست پارہ اور بعض دیگر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔خیبر پختون خوا میں ضلع کوہستان اور سازین میں بولی جاتی ہے۔آزاد کشمیر میں وادیٔ نیلم کے بعض علاقوں میں بھی اس کے بولنے والے موجود ہیں۔اس کے دوسرے نام بروکپا اور شینا کی ہیں۔گلگتی، استوری اور چلاسی اس کے ڈائیلکٹ ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے اور اس کی ذیلی شاخ دردی میں شامل ہے۔(۹۰)

۴۰۔شینا، کوہستانی (Shina,Kohistani)

خیبر پختون خوا میں ضلع جل کوٹ، کولائی اور پلاس کی وادیوں میں بولی جاتی ہے۔کوہستانی، کوہستانی شینا، کوہستیو اور پلاسی کوہستانی بھی کہلاتی ہے۔شینا سے مماثلت ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے اور اس کی ذیلی شاخ داردی میں شامل ہیں۔(۹۱)

۴۱۔کاشغری/ایغور (Uyghur)

چین کے شہروں کاشغر اور یارقند سے آئے ہوئے لوگ گلگت بلتستان میں آباد ہیں اور انھیں کاشغری کہا جاتا ہے۔ان کی زبان ایغور ہے۔(۹۲) یہ زبان چین کے علاوہ قازقستان اور ازبکستان میں بھی بولی جاتی ہے، تعلق ترک زبانوں کے خاندان سے ہے۔(۹۳)

۴۲۔کالاشا (Kalasha)

خیبر پختون خوا میں چترال کے جنوب میں مختلف وادیوں میں بولی جاتی ہے۔اس کے بولنے والے کالاش کہلاتے ہیں۔ یہ اصلاً اور نسلاً دردی (Dardic) لوگ ہیں۔ زبان کا متبادل نام کالاشی اور کالاشامون ہیں۔اس کے دو ڈائیلکٹ ہیں شمالی اور جنوبی۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی خاندان کی ذیلی شاخ دردی سے تعلق رکھتی ہے۔چترال کے جنوب میں اصلاً اس کا علاقہ تھا جہاں اب کھوار زبان چھا گئی ہے۔(۹۴) فوزیہ جنجوعہ کے مطابق اس کے متبادل نام کلاشوار اور کالاشہ من بھی ہیں۔ بولنے والے کافر بھی کہلاتے ہیں جو چترال کے مشہور قبائل میں سے ہیں اور ان کے مذہب کا نام بھی کالاشہ ہے۔(۹۵)

۴۳۔ کالامی (Kalami)

خیبر پختون خوا میں ضلع سوات بالخصوص کالام، دیر اور سوات کے بالائی علاقوں نیز کوہستان میں بولی جاتی ہے۔ متبادل نام بشکرک اور دیر کوہستانی، دیری، دیر والی، گاورو اور گاوری ہیں۔ بولنے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے لیکن خطرے سے دوچار ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ (۹۶)

۴۴۔ کبوترا (Kabutra)

سندھ میں کنری، نارا اور عمر کوٹ میں بولی جاتی ہے۔ بولنے والے زیادہ تر ہندوستان میں مارواڑ میں ہیں، مارواڑی کے علاوہ سانسی سے بھی مشابہت ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ (۹۷)

۴۵۔ کتی (Kati)

خیبر پختون خوا میں چترال اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام بشگالی، کتی ویری، کتویری، نورستانی اور شیخانی ور ہیں۔ مشرقی اور مغربی دو ڈائیلکٹ ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس پر نورستانی زبانوں کا اثر ہے جو سرحد پار افغانستان میں بولی جاتی ہیں۔ (۹۸)

۴۶۔ کچھی (Kachchi)

کچھ کے علاقے کی زبان ہے۔ سندھ میں بالخصوص کراچی میں بولی جاتی ہے۔ بولنے والی کی بڑی تعداد ہندستان میں کچھ اور گجرات میں آباد ہے۔ بالعموم راجپوت، میگھوار، لوہانہ اور جدیجا نسل کے لوگ بولتے ہیں اور اس کا ایک ڈائیلکٹ جدیجی کہلاتا ہے۔ مسلمان کچھی کھتری، کچھی میمن اور خوجہ (اسماعیلی نیز اثناعشری) بھی بولتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ سندھی، گجراتی اور راجستھانی بولیوں کے اثرات ہیں۔ (۹۹) میمن عبدالمجید سندھی کے مطابق یہ سندھی کا ایک ڈائیلکٹ ہے اور ہندوستان کے کچھ کے علاقے کی سندھی کو کچھی کہتے ہیں۔ بقول ان کے یہ لاڑی سے مشابہ ہے۔ (۱۰۰)

۴۷۔ کشمیری (Kashmiri)

آزاد کشمیر میں بولی جاتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ (۱۰۱)

۴۸۔کلکوٹی (Kalkoti)

خیبر پختون خوا میں دیر کے علاقے کلکوٹ میں بولی جاتی ہے۔کالامی اور پلولا سے بہت ملتی ہے۔ ہند یورپی/ہندایرانی/ہندآریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ بولنے والوں کی تعداد چند ہزار ہوگی۔ (۱۰۲)

۴۹۔کم ویری (Kamviri)

خیبر پختون خوا میں چترال کے جنوب میں واقع علاقوں میں بولی جاتی ہے۔کام دیشی، شیخانی اور کامک بھی اس کے نام ہیں۔ ہند یورپی/ہندایرانی/ہندآریائی سے تعلق رکھتی ہے۔نورستانی بولیوں کے اثرات ہیں۔ (۱۰۳)

۵۰۔کندل شاہی (Kundal Shahi)

آزاد کشمیر میں ضلع نیلم میں کندل شاہی کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ اپین بول اور راوربھی کہلاتی ہے۔قریشی برادری کے لوگ بولتے ہیں۔ ہند یورپی/ہندایرانی/ہندآریائی سے تعلق رکھتی ہے۔شینا زبان سے ملتی ہے۔ (۱۰۴)

۵۱۔کولی، پرکاری (Parkari,Koli)

سندھ میں کولی نام کی تین مختلف زبانیں ہیں۔ پرکاری کولی سندھ میں تھرپارکر اور نگر پارکر کے علاوہ تھر کے صحرا کے زیریں علاقے، بدین اور حیدرآباد میں بولی جاتی ہے۔ اسے پرکاری بھی کہتے ہیں۔ ہند یورپی/ہندایرانی/ہندآریائی سے تعلق رکھتی ہے۔مارواڑی سے ملتی جلتی ہے۔ (۱۰۵)

۵۲۔کولی، کچھی (Koli,Kachi)

کچھی کولی سندھ میں نواب شاہ، سکرنڈ، ماتلی، ٹنڈو آدم، کوٹ غلام محمد، ٹنڈو الہ یار اور میر پور خاص کے ملحقہ علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ کوہلی، کچھی گجراتی اور کوری بھی کہلاتی ہے۔اس کے بعض ڈائیلکٹ سندھی سے بہت قریب ہیں۔ ہند یورپی/ہندایرانی/ہندآریائی سے تعلق رکھتی ہے۔کچھی سے ملتی ہے۔ (۱۰۶)

۵۳۔ کولی، وڈیارا (Koli,Wadiyara)

وڈیارا کولی سندھ میں حیدرآباد، میر پور خاص، ٹنڈو الٰہ یار، کوٹ غلام محمد اور ماتلی کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ کولی یا وڈیارا کولی بھی کہلاتی ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ (۱۰۷)

۵۴۔ کوہستانی (Kohistani)

خیبر پختون خوا میں کوہستان اور دریائے سندھ کے مغربی کنارے کے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا نام کھلی اور مائیا بھی ہے۔ ڈائیلکٹ بھی ہیں۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ آس پاس کی بولیوں سے مختلف ہے۔ (۱۰۸)

۵۵۔ کھوار (Khowar)

گلگت بلتستان میں ضلع گلگت، وادیٔ غذر، درۂ شیندور کے علاقوں نیز خیبر پختون خوا میں چترال اور پشاور کے ضلعوں، اشکوموں اور یاسین کی وادیوں اور سوات کے شمال میں بولی جاتی ہے۔ متبادل نام چترالی، ارنیا اور کش کری ہیں۔ چار ڈائیلکٹ ہیں جو شمالی کھوار، جنوبی کھوار، مشرقی کھوار اور سواتی کھوار کہلاتے ہیں۔ شمالی ڈائیلکٹ زیادہ خالص سمجھا جاتا ہے۔ کالاشا سے مشابہت ہے مگر اس سے مختلف زبان ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ (۱۰۹) بادشاہ منیر بخاری کے مطابق کھوار اس زبان کا نام ہے جو ''کھو قوم بولتی ہے'' اور وار کا لفظ زبان کے معنوں میں مستعمل ہے نیز یہ کہ اس کے بولنے والے چترال، گلگت اور کالام کے علاوہ اب پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی آباد ہیں۔ (۱۱۰)

۵۶۔ کھیترانی (Khetrani)

بلوچستان کے ضلع بارکھان میں بولی جاتی ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ بلوچی کا اثر ہے اور ایتھنولوگ کے مطابق سرائیکی اور پنجابی سے رشتہ ہے۔ (۱۱۱)

۵۷۔ گجراتی (Gutjarati)

پاکستان کی مقامی زبان نہیں ہے، ہندستان کے صوبے گجرات کی زبان ہے۔ ہندستان سے ہجرت کر کے آنے والے بولتے ہیں جو زیادہ تر کراچی میں آباد ہیں۔ میمنی بولنے والے بعض میمن بھی یہ زبان بول

اور سمجھ سکتے ہیں کیوں کہ میمنی کا رسم الخط نہیں ہے اور اب سے کچھ عرصے پہلے تک کئی میمن حضرات لکھنے پڑھنے کے لیے گجراتی ہی کا سہارا لیتے تھے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۱۱۲)

۵۸۔ گرگولا (Gargula)

سندھ میں میر پور خاص، مورو، شہداد پور اور ٹنڈو الہ یار کے علاقوں میں بولی جاتی ہے، کچھ بولنے والے کراچی میں بھی آباد ہیں۔ اس کا ایک نام مارواڑی گھیرا بھی ہے۔ لغوی (lexical) طور پر گھیرا سے ملتی ہے لیکن گھیرا زبان سے قواعدی (grammatical) طور پر بہت مختلف ہے۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۱۱۳)

۵۹۔ گوآریا (Goaria)

کراچی کو چھوڑ کر سندھ کے خاصے وسیع علاقوں میں بولی جاتی ہے، مثلاً بدین، لاڑکانہ، مورو، عمر کوٹ نیز سکھر اور حیدر آباد کے درمیانی دریائی علاقوں میں بھی اس کے بولنے والے ہیں۔ جوگی اور مارواڑی سے ملتی جلتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۱۱۴)

۶۰۔ گوجری/گجری (Gujari)

آزاد کشمیر بالخصوص اس کے شمالی حصوں، گلگت بلتستان میں دیامیر اور گلگت، خیبر پختون خوا میں ضلع ہزارہ بالخصوص کاغان نیز چترال، دیر اور پنجاب میں راول پنڈی میں بولی جاتی ہے۔ بعض خانہ بدوشوں کی بھی زبان ہے جو موسم کے لحاظ سے ٹھکانے بدلتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۱۱۵)

۶۱۔ گوَرباتی (Gawarbati)

خیبر پختون خوا میں چترال، ارندو اور دریاے کنڑ کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ گوَرباتی، گوری، ارونڈی بھی کہلاتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔ (۱۱۶)

۶۲۔ گورو (Gowro)

گورو یا گئورو خیبر پختون خوا میں ضلع کوہستان اور اس کے بعض ملحقہ علاقوں نیز کوہستان میں

دریائے سندھ کے مشرقی کنارے کے کچھ حصوں میں بولی جاتی ہے۔ چلیسو اور بیٹڑی سے مماثلت ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔ کوہستان کے علاقے مہرین میں رہنے والے گابر خیل قبیلے کی آبائی زبان ہے۔ بولنے والوں کی تعداد کم ہے۔ خطرے سے دوچار ہے۔[۱۱۷] بولنے والوں کی تعداد سو(۱۰۰) کے قریب ہے اور یہ زبان کسی لسانی درجہ بندی (classification) کا حصہ نہیں بن سکی لیکن ہند آریائی کی دردی شاخ سے تعلق ہوسکتا ہے۔[۱۱۸]

۶۳۔ گھیرا (Ghera)

سندھ میں ضلع حیدرآباد میں بولی جاتی ہے۔ اسے سندھی گھیرا بھی کہتے ہیں۔ گرگولا زبان کے الفاظ اس میں خاصے ہیں لیکن گرگولا سے قواعدی طور پر مختلف ہے۔ اردو سے بھی ملتی جلتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق ہے۔[۱۱۹]

۶۴۔ لاسی (Lasi)

بلوچستان میں قلات اور لسبیلہ نیز کراچی کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ بلوچی کا اثر ہے۔ سندھی کے بھی کچھ اثرات ہیں۔[۱۲۰]

۶۵۔ لوآرکی (Loarki)

سندھ کے دیہی علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ غالباً یہ وہی راجستھانی زبان ہے جو ہندستان میں گدے لُہار کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس زبان کو بولنے والے لوآر، لہار، لوہار اور گدیلا راجپوت کہلاتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ مارواڑی اور جوگی زبانوں سے ملتی جلتی ہے۔[۱۲۱]

۶۶۔ لہندا (Lehnda)

یہ نام گریرسن نے مغربی پنجاب کی ہند آریائی بولیوں کو دیا تھا اور اینتھنولوگ نے بھی اسے زبانِ بسیط (میکرولینگوئج) کے طور پر پیش کیا ہے اور اس میں پہاڑی، پوٹھواری، جنوبی ہندکو، سرائیکی اور مغربی پنجابی بلکہ افغانستان کی کھیترانی زبان کو بھی شامل کرلیا ہے۔ لیکن یہ تقسیم کچھ درست معلوم نہیں ہوتی۔

۶۷۔ مارواڑی (Marvari)

پنجاب میں بہاول پور، بہاول نگر اور رحیم یار خان کے اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ سندھ میں اس کے بولنے والے کراچی سے سکھر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ہندستان میں مارواڑی راجستھانی بھی کہلاتی ہے۔ بولنے والوں نسلی گروہوں میں بھیل، میگھوار اور بھٹ شامل ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈھاٹکی سے مماثلت ہے۔ [۱۲۲] ایتھنولوگ نے ایک رائے یہ بھی دی ہے کہ مارواڑی ایک زبانِ بسیط (میکرولینگوئج) ہے جس میں کئی بولیاں شامل ہیں۔

۶۸۔ میمنی (Memoni)

میمن برادری کی زبان ہے جو ہندستان کے صوبے گجرات میں بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں سندھ کے شہروں مثلاً کراچی، حیدرآباد اور سکھر وغیرہ میں ہندستان سے ہجرت کے بعد آباد ہونے والے میمن بولتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ہند آریائی سے تعلق رکھتی ہے۔ بنیادی طور پر سندھی کا ایک ڈائیلکٹ ہے لیکن گجراتی کے بہت اثرات ہیں۔ [۱۲۳] میمنوں نے کوئی چار سو سال قبل سندھ سے گجرات ہجرت کی تھی اسی وجہ سے گجراتی کے اثرات آ گئے۔ سندھ میں اسے ممیز کرنے کے لیے کاٹھیاواڑی کہا جاتا ہے جس کی وجہ گجرات کے علاقے کاٹھیاواڑ سے اس کی نسبت ہے۔ اس میں گجراتی کے علاوہ ٹھیٹھ ہندی کے بھی کئی الفاظ شامل ہو گئے ہیں۔

۶۹۔ واگری (Vaghri)

سندھ میں نواب شاہ، میر پور خاص، ٹنڈو آدم، سکھر، سکرنڈ، سانگھڑ، ماتلی، ہالہ، ڈگری اور دیگر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام باور، سلاوٹا، سلاوٹی، واگھری کولی ہیں۔ ہند یورپی/ ہند ایرانی/ ہند آریائی سے تعلق ہے۔ وڈیاری کولی سے ملتی جلتی زبان ہے۔ [۱۲۴]

۷۰۔ وخی (Wakhi)

گلگت بلتستان میں گلگت، گوجال، ہنزہ اور نگر میں اور خیبر پختون خوا میں چترال کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ افغانستان میں واخان کے علاقے میں اور تاجکستان کے ملحقہ علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ چین کے ملحقہ سرحدی علاقوں میں بھی کچھ لوگ بولتے ہیں۔ متبادل نام واخان، واخانی، واخگی، خبیک اور

خیک وار ہیں۔ گوجال اور بعض دوسرے علاقوں میں اس کے ڈائیلکٹ بھی ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔(۱۲۵)

۷۱۔ ونیسی (Waneci)

بلوچستان میں ہرنائی کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ دیگر نام ونیچی، ونیٹسی، چلگری اور ترینو ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ پشتو سے مماثلت رکھتی ہے۔(۱۲۷)

۷۲۔ ہزارگی (Hazaragi)

بلوچستان میں کوئٹہ میں بولی جاتی ہے۔ پاکستان میں آباد ہزارہ قبائل کی زبان ہے۔ اصلاً افغانستان میں بولی جاتی ہے اور ہزارہ افغان مہاجرین کی بھی زبان ہے۔ اس کے نام ہزارہ، آزرگی اور ہزارے (فارسی میں ہزارہ لکھتے ہیں لیکن اس کا تلفظ ہزارے کیا جاتا ہے) بھی ہیں۔ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کے بولنے والے پاکستان میں دس لاکھ ہیں لیکن ڈیڑھ سے دو لاکھ کی تعداد قرین قیاس ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔(۱۲۸) اس کے ذخیرۂ الفاظ میں منگولی زبانوں اور ترکی زبان کے کئی الفاظ شامل ہیں جس کی بنیاد بعض لوگ اسے ترکی کا ڈائیلکٹ قرار دیتے ہیں لیکن یہ درحقیقت فارسی زبان کا (مشرقی علاقے کا) ڈائیلکٹ ہے۔ لیکن اسے الگ زبان بھی قرار دیا جاتا ہے۔

۷۳۔ ہندکو، جنوبی (Hindko,Southern)

ایتھنولوگ نے ہندکو کو میکرو لینگوتج لہندا کا حصہ بتایا ہے اور پنجابی کو بھی لہندا میں شامل کر دیا ہے۔ لیکن ہندکو کے ماہرین اور اہل زبان اسے پنجابی سے الگ زبان قرار دیتے ہیں۔ ایتھنولوگ نے ہندکو کو شمالی اور جنوبی شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔ اصولاً ہندکو کو میکرو لینگوتج مان کر اس کو جنوبی اور شمالی میں تقسیم کیا جانا چاہیے۔(۱۲۹) ہندکو کی جنوبی شاخ خیبر پختون خوا میں پشاور اور کوہاٹ کے ضلعوں اور ہزارہ کے جنوبی حصوں میں اور پنجاب میں ضلع اٹک میں بولی جاتی ہے۔ اس کا ایک ڈائیلکٹ پشاوری یا پشاوری ہندکو کہلاتا ہے اور دوسرے ڈائیلکٹ کوہاٹ اور اٹک میں بولے جاتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔(۱۳۰) ہندکو کا ایک ڈائیلکٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بھی رائج بتایا جاتا ہے لیکن وہ غالباً سرائیکی کا ڈائیلکٹ ہے۔

۷۴۔ ہندکو، شمالی (Hindko,Northern)

آزاد کشمیر میں مظفر آباد، خیبر پختون خوا میں ایبٹ آباد، مانسہرہ اور کاغان اور ملحقہ علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے متبادل نام ہزارہ ہندکو، کاغانی اور ہندکی ہیں۔ اس کے متعدد ڈائیلکٹ ہیں مثلاً گلیات، ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ کے اپنے ڈائیلکٹوں کے علاوہ مکّو تکّو اور تنولی ہندکو بھی اس کے ڈائیلکٹ کہے جاتے ہیں۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ پنجابی، پہاڑی، پوٹھواری اور سرائیکی سے بھی لسانی روابط ہیں۔ (۱۳۱)

۷۵۔ یدغا (Yidgha)

خیبر پختون خوا میں گرم چشمہ (ضلع چترال) اور دیگر علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دوسرے نام یُدغا اور یدگا بھی ہیں۔ بولنے والوں کی تعداد بہت کم ہے اور یہ زبان معدومی کے خطرے سے دوچار ہے۔ افغانستان میں بولی جانے والی زبان منجی سے مماثلت رکھتی ہے۔ ہند یورپی/ہند ایرانی/ایرانی سے تعلق ہے۔ (۱۳۲)

یہ پاکستانی زبانوں کا ایک مختصر جائزہ ہے اور اگر اس فہرست میں انگریزی اور اشاروں کی زبان (Pakistan sign language) بھی شامل کر لی جائے تو کل تعداد ستتر (۷۷) ہو جاتی ہے۔

مکرّر عرض ہے کہ یہ ایک ابتدائی نوعیت کا تعارف ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز اگر مختلف پاکستانی زبانوں کے اہلِ زباں مصنف کی رہ نمائی کریں تو مصنف ممنون رہے گا۔

حواشی

۱۔ عطش درّانی، اردو اور لسانی پالیسی، (اسلام آباد: شاخِ زریں، ۲۰۱۶ء)، ص۸۶۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ ایتھنولوگ کی ان ویب گاہوں کا پتا یہ ہے: ,www.ethnologue.com اور www.ethnologue.com/country/PK (رجوع کردہ ۲۵/دسمبر، ۲۰۱۷ء)

۴۔ پی ایچ میتھیوز (P. H. Matthews)، Oxford dictionary of linguistics (اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۷ء)، ص۱۹۹۔

۵۔ ڈیوڈ کرسٹل (David Crystal)، The Penguin dictionary of language (لندن: پینگوین، ۱۹۹۴ء)، ص۱۷۱۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ رؤف پاریکھ، ?How many languages are spoken in Pakistan، مشمولہ روزنامہ ''ڈان'' (Dawn) کراچی، ۱۳/مارچ، ۲۰۱۷ء۔

۸۔ تفصیلات کے لیے: شہناز سلیم ہونزائی، بروشسکی زبان کے بارے میں، (دیباچہ)، شمول بوق (کراچی: شعبۂ تصنیف و

تالیف وترجمہ، جامعہ کراچی، ۲۰۰۳ء)، ص۱۳؛ نیز سید خالد جامعی اور عمیر حمید ہاشمی، لسانیات اور لغت کے مسائل (دیباچہ)، بروشسکی اردو لغت، ج۱ (کراچی: شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعہ کراچی، ۲۰۰۶ء)۔

۹۔ گریرسن کا کام Linguistic Survey of India خاصا معروف ہے اور کچھ عرصے قبل ہندوستان سے دوبارہ شائع بھی ہوگیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور باوجود کچھ خامیوں کے اور پرانا ہوجانے کے اس کی کچھ نہ کچھ اہمیت بہرحال برقرار ہے۔ البتہ گیان چند نے گریرسن پر بعض اعتراضات کیے ہیں: دیکھیے: لسانی مطالعے (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۵۔

۱۰۔ الیگزنڈر کننگھم (Alexander Cunningham) کے بارے میں تفصیلات کے لیے دیکھیے: سی ای بک لینڈ (C.E. Buckland)، Dictionary of Indian biography (لاہور: سنگ میل، ۱۹۸۵ء)۔ کننگھم کی دیگر کتابوں کے علاوہ اس کی ایک کتاب Ladak: physical, statistical and historical; with notes on the surrounding country کے نام سے ہے۔ یہ ۱۸۵۴ء میں شائع ہوئی تھی اور برخط یعنی اون لائن (online) دست یاب ہے، ملاحظہ ہو: گوگل بکس (Google Books)۔

۱۱۔ ۱۲۔ دیکھیے: https://en.wikipedia.org/wiki/David_Lockhart_Robertson_Lorimer

۱۲۔ ملاحظہ ہو: http://www.sai.uni-heidelberg.de/abt/IND/en/mitarbeiter/berger/berger.php

۱۳۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۴۔ دیکھیے: مقدمہ، اوکسفرڈ اردو انگریزی لغت، مدیر اعلیٰ رؤف پاریکھ (کراچی: اوکسفرڈ، ۲۰۱۳ء)۔

۱۵۔ ایضاً۔

۱۶۔ ہنرک للیگرین (Henrik Liljegren)، پیش لفظ (اردو ترجمہ)، اشوجو: مجموعۂ الفاظ (اسلام آباد: ایف ایل آئی، ۲۰۱۶ء)۔

۱۷۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۸۔ ایضاً۔

۱۹۔ ایضاً۔

۲۰۔ ایضاً۔

۲۱۔ ایضاً۔

۲۲۔ ڈیوڈ کرسٹل، محولہ بالا، ص۱۸۷۔

۲۳۔ فوزیہ جنجوعہ، اردو اور شمالی علاقہ جات کی دوسری زبانیں: لسانی و ادبی اشتراک، مشمولہ پاکستانی زبانیں: مشترک لسانی و ادبی ورثہ، مرتبہ انعام الحق جاوید، عبداللہ جان (اسلام آباد: علامہ اقبال یونی ورسٹی، ۲۰۰۹ء)، ص۵۷۶۔

۲۴۔ ڈیوڈ کرسٹل، محولہ بالا، ص۱۹۱۔

۲۵۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۲۶۔ https://web.archive.org/web/20091027113527/http://geocities.com/kcs_kalam/badeshi.html

۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ ڈیوڈ لیڈوم شول (David Leedom Shaul)، Linguistic ideologies of native American language revitalization (نیویارک: اسپرنگر، ۲۰۱۴ء) ص ۱۲؛ نیز ایتھنولوگ، محولہ بالا۔

۲۹۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۳۰۔ براہوئی زبان، مشمولہ تاریخ ِ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک وہند، جلد ۱۴(لاہور: پنجاب یونیورسٹی،۱۹۷۱ء)، ص۴۲۶۔۴۲۵

۳۱۔ ایضاً۔

۳۲۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۳۳۔ عظمیٰ سلیم، گلگت بلتستان کی زبانوں کا جائزہ (اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۱۷ء)، ص ۲۸۔

۳۴۔ تفصیلات کے لیے: شہناز سلیم ہونزائی، بروشسکی زبان کے بارے میں، (دیباچہ)، شمول بوق، محولہ بالا؛ نیز سید خالد جامعی اور عمیر حمید ہاشمی، لسانیات اور لغت کے مسائل (دیباچہ)، بروشسکی اردو لغت، ج۱، محولہ بالا۔

۳۵۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۳۶۔ غلام حسن حسنی، بلتی زبان پر اردو کے اثرات، مشمولہ ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جولائی اگست ۲۰۰۳ء، ص ۶۱، ۶۲؛ نیز عظمیٰ سلیم، محولہ بالا، ص ۲۷۔

۳۷۔ بلتی ادب، مشمولہ تاریخ ِ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک وہند، جلد ۱۴، محولہ بالا، ص ۱۴۔

۳۸۔ میمن عبدالمجید سندھی، لسانیاتِ پاکستان (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء)، ص ۳۵۵۔

۳۹۔ مختصر تاریخ ِ زبان و ادب : بلوچی (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۹ء)، ص ۲۵۔۲۲

۴۰۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۴۱۔ ایضاً۔

۴۲۔ ایضاً۔

۴۳۔ ایضاً۔

۴۴۔ ایضاً۔

۴۵۔ فوزیہ جنجوعہ، اردو اور شمالی علاقہ جات کی دوسری زبانیں : لسانی و ادبی اشتراک، محولہ بالا، ص ۵۷۲۔

۴۶۔ تفصیلات کے لیے: فوزیہ جنجوعہ، محولہ بالا، ص ۵۷۴۔۵۷۲

۴۷۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۴۸۔ ایضاً۔

۴۹۔ میمن عبدالمجید سندھی، لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص ۳۹۹۔

۵۰۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۵۱۔ ایضاً۔

۵۲۔ میمن عبدالمجید سندھی، لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص ۳۳۹۔

۵۳۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۵۴۔ ایضاً۔

۵۵۔ لہندا اور چڑھدا کے بارے میں ان معلومات کے لیے مقالہ نگار ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد (اسلام آباد) اور ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر (اسلام آباد) کا شکر گزار ہے۔

۵۶۔ میمن عبدالمجید سندھی، لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص ۳۳۸۔۳۳۴
۵۷۔ ایضاً۔
۵۸۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۵۹۔ کریم اللہ قریشی کرناہی، پہاڑی اور اردو : ایک تقابلی جائزہ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۷ء)، ص ۵۶، ۵۷، ۳۰۶۔
۶۰۔ ایضاً۔
۶۱۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۶۲۔ ایضاً؛ نیز انعام اللہ، پیش لفظ، توروالی اردو لغت (لاہور: مرکزِ تحقیقاتِ اردو: ۲۰۱۰ء)۔
۶۳۔ انعام اللہ، محولہ بالا۔
۶۴۔ ایضاً؛ نیز Ethnologue، محولہ بالا۔
۶۵۔ دیکھیے: توروالی اردو لغت مرتبہ انعام اللہ، محولہ بالا۔
۶۶۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۶۷۔ براہوئی زبان، مشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک وہند، جلد ۱۴، محولہ بالا، ص ۴۰۸۔
۶۸۔ لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص ۲۶۰۔
۶۹۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۷۰۔ ایضاً۔
۷۱۔ اردو اور شمالی علاقہ جات کی دوسری زبانیں : لسانی و ادبی اشتراک، محولہ بالا، ۵۷۸۔
۷۲۔ ایضاً، ص ۵۷۹۔
۷۳۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۷۴۔ ایضاً۔
۷۵۔ ہنرک للیگرین (Henrik Liljegren)، پیش لفظ (اردو ترجمہ)، دمیلی: مجموعۂ الفاظ (اسلام آباد: ایف ایل آئی، ۲۰۱۶ء)۔
۷۶۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۷۷۔ ایضاً۔
۷۸۔ ایضاً؛ نیز فوزیہ جنجوعہ، محولہ بالا، ص ۵۷۵، ۵۷۴۔
۷۹۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۸۰۔ لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ۲۵۹۔
۸۱۔ باغ علی شوق، راجستھانی زبان وادب (کراچی: راجستھان ادب سبھا، ۱۹۹۲ء)، ص ۴۱۔۳۹
۸۲۔ Ethnologue، محولہ بالا۔
۸۳۔ ایضاً۔
۸۴۔ ایضاً۔

۸۵۔ نبی بخش بلوچ، بحوالہ میمن عبدالمجید سندھی، لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص ۲۹۴، ۲۹۳۔

۸۶۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۸۷۔ لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص۲۶۱، ۲۴۵۔

۸۸۔ ایضاً، ص

۸۹۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۹۰۔ ایضاً۔

۹۱۔ ایضاً۔

۹۲۔ عظمیٰ سلیم، محولہ بالا، ص ۳۲۔۳۱

۹۳۔ ڈیوڈ کرسٹل، محولہ بالا۔

۹۴۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۹۵۔ اردو اور شمالی علاقہ جات کی دوسری زبانیں : لسانی و ادبی اشتراک، محولہ بالا، ۵۷۲۔۵۷۰

۹۶۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۹۷۔ ایضاً۔

۹۸۔ ایضاً۔

۹۹۔ ایضاً۔

۱۰۰۔ لسانیاتِ پاکستان، محولہ بالا، ص۲۵۹۔

۱۰۱۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۰۲۔ ایضاً۔

۱۰۳۔ ایضاً۔

۱۰۴۔ ایضاً۔

۱۰۵۔ ایضاً۔

۱۰۶۔ ایضاً۔

۱۰۷۔ ایضاً۔

۱۰۸۔ ایضاً۔

۱۰۹۔ ایضاً۔

۱۱۰۔ اردو اور کھوار کے لسانی روابط (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۳ء)، ص ۳۹۔۳۳

۱۱۱۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۱۲۔ ایضاً۔

۱۱۳۔ ایضاً۔

۱۱۴۔ ایضاً۔

۱۱۵۔ ایضاً۔

۱۱۶۔ ایضاً۔

۱۱۷۔ ایضاً۔

۱۱۸۔ فوزیہ جنجوعہ، محولہ بالا، ۵۸۷۔۵۷۷۔ نیز غلام حیدر سندھی، پاکستان کا لسانی جغرافیہ (اسلام آباد: قائد اعظم یونی ورسٹی، ۲۰۰۵ء)، ص ۱۸۰۔

۱۱۹۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۲۰۔ ایضاً۔

۱۲۱۔ ایضاً۔

۱۲۲۔ ایضاً۔

۱۲۳۔ ایضاً۔

۱۲۴۔ ایضاً۔

۱۲۵۔ ایضاً۔

۱۲۶۔ نیز دیگر تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: ندیم شفیق ملک، صداے بامِ دنیا: وخی زبان، ادب اور معاشرت پر ایک نظر (اسلام آباد: ادارۂ فروغِ قومی زبان، ۲۰۱۴ء)

۱۲۷۔ Ethnologue، محولہ بالا۔

۱۲۸۔ ایضاً۔

۱۲۹۔ ایضاً۔

۱۳۰۔ ایضاً۔

۱۳۱۔ ایضاً۔

۱۳۲۔ ایضاً۔ نیز ہنرک للیگرین (Henrik Liljegren)، پیش لفظ (اردو ترجمہ)، یدغا: مجموعۂ الفاظ (اسلام آباد: ایف ایل آئی، ۲۰۱۶ء)؛ فوزیہ جنجوعہ، محولہ بالا، ۵۰۷۔۵۶۶

مآخذ

۱۔ انعام اللہ، پیش لفظ، توروالی اردو لغت، لاہور: مرکزِ تحقیقاتِ اردو: ۲۰۱۰ء۔

۲۔ بخاری، بادشاہ منیر، اردو اور کھوار کے لسانی روابط، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۳ء

۳۔ بک لینڈ، سی ای (Buckland, C.E)، of Indian biography Dictionary لاہور: سنگ میل، ۱۹۸۵ء [اشاعتِ اول ۱۹۰۶ء]۔

۴۔ پاریکھ، رؤف، How many languages are spoken in Pakistan?، مشمولہ روزنامہ ڈان (Dawn) کراچی، ۱۳/ مارچ، ۲۰۱۷ء۔

۵۔ جامعی، سید خالد، لسانیات اور لغت کے مسائل (دیباچہ)، بروشسکی اردو لغت، ج ۱، کراچی: شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، ۲۰۰۶ء۔

۶۔ جنجوعہ، فوزیہ، اردو اور شمالی علاقہ جات کی دوسری زبانیں: لسانی و ادبی اشتراک، مشمولہ پاکستانی زبانیں: مشترک لسانی و ادبی ورثہ، مرتبہ انعام الحق جاوید، عبداللہ جان، اسلام آباد: علامہ اقبال یونی ورسٹی، ۲۰۰۹ء۔

۷۔ جین، گیان چند، لسانی مطالعے، دہلی، ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۱ء، تیسرا ایڈیشن [اشاعتِ اول ۱۹۷۳ء]
۸۔ حسنی، غلام حسن، بلتی زبان پر اردو کے اثرات، مشمولہ ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جولائی اگست ۲۰۰۳ء۔
۹۔ درانی، عطش، اردو اور لسانی پالیسی، اسلام آباد: شاخِ زریں، ۲۰۱۶ء۔
۱۰۔ رومان، انور، براہوئی زبان، مشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک وہند، جلد ۱۴، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۱ء۔
۱۱۔ زیدی، نادرہ، بلتی ادب، مشمولہ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاک وہند، جلد ۱۴، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۱ء۔
۱۲۔ سلیم، عظمیٰ، گلگت بلتستان کی زبانوں کا جائزہ، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۱۷ء۔
۱۳۔ سندھی، غلام حیدر، پاکستان کا لسانی جغرافیہ، اسلام آباد: نیشنل انسٹی ٹیوٹ اوف پاکستان اسٹڈی، ۲۰۰۵ء۔
۱۴۔ سندھی، میمن عبدالمجید، لسانیاتِ پاکستان، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء۔
۱۵۔ ملک، ندیم شفیق، صدائے بامِ دنیا: وخی زبان ادب اور معاشرت پر ایک نظر، اسلام آباد: ادارۂ فروغِ قومی زبان، ۲۰۱۴ء۔
۱۶۔ شوق، باغ علی، راجستھانی زبان وادب، کراچی: راجستھان ادب سبھا، ۱۹۹۲ء۔
۱۷۔ شول، ڈیوڈ لیڈوم (Shaul, David Leedom)، Linguistic ideologies of native American language revitalization، نیویارک: اسپرنگر، ۲۰۱۴ء۔
۱۸۔ کرسٹل، ڈیوڈ (Crystal, David)، The Penguin dictionary of language، لندن: پینگوین، ۱۹۹۴ء۔
۱۹۔ کرناہی، کریم اللہ قریشی، پہاڑی اور اردو : ایک تقابلی جائزہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۷ء۔
۲۰۔ للیگرین، ہنرک (Liljegren Henrik)، پیش لفظ (اردو ترجمہ)، یدغا: مجموعۂ الفاظ (اسلام آباد: ایف ایل آئی، ۲۰۱۶ء)۔
۲۱۔ للیگرین، ہنرک (Liljegren Henrik)، پیش لفظ (اردو ترجمہ)، دمیلی: مجموعۂ الفاظ (اسلام آباد: ایف ایل آئی، ۲۰۱۶ء)۔
۲۲۔ مری، شاہ محمد، مختصر تاریخ ۔ زبان و ادب : بلوچی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۹ء۔
۲۳۔ میتھیوز، پی ایچ (.Matthews, P. H)، Oxford dictionary of linguistics (اوکسفرڈ: اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۹۷ء۔
۲۴۔ ہونزائی، شہناز سلیم ہونزائی، بروشسکی زبان کے بارے میں، (دیباچہ)، شمول بوق، کراچی: شعبۂ تصنیف و تالیف وترجمہ، جامعہ کراچی، ۲۰۰۳ء۔

ویب گاہیں

۱۔ https://en.wikipedia.org/wiki/David_Lockhart_Robertson_Lorimer (رجوع کردہ ۳۱، جنوری، ۲۰۱۸ء)
۲۔ http://www.sai.uni-heidelberg.de/abt/IND/en/mitarbeiter/berger/berger.php (رجوع کردہ ۳۱/جنوری ۲۰۱۸ء)
۳۔ et hnologue.com اور www.ethnologue.com/country/PK (رجوع کردہ ۲۵/دسمبر، ۲۰۱۷ء)